ماہنامہ لاہور
نعت
عنایت نعت

''نعت'' لاہور کی اشاعتِ خاص

وطنِ عزیز میں سیرتِ طیبہ پر کئی علمی و تحقیقی رسالے شائع ہوتے ہیں۔ آقائے دو جہاں ﷺ کے ذکرِ جمیل اور آپ کی نعت پر علمی، تحقیقی و تخلیقی مواد کی اشاعت کے حوالے سے ماہنامہ ''نعت'' لاہور کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اب تک سیرتِ طیبہ، نعت اور عالمِ اسلام کے معروف نعت گو شعراء کے کلام کی تحقیق و تدوین سے متعلق اس رسالے میں کئی خاص نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ زیرِ نظر اشاعت عالمِ اسلام کی نامور علمی و روحانی شخصیت مولانا خیر الدین خیوری (والد گرامی مولانا ابوالکلام آزاد) کے سوانح اور ان کی نعت گوئی پر مشتمل ہے۔ راجا رشید محمود نے مولانا خیر الدین خیوری کے حالاتِ زندگی بڑی عرق ریزی سے مرتب کیے ہیں اور آپ کی نعت گوئی پر بہت عمدہ مواد جمع کر دیا ہے۔

''اخبارِ تحقیق'' (ادارہ تحقیقاتِ اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)
جنوری۔ مارچ ۲۰۰۵ء (صفحہ ۵)

شاعرِ نعت کا 35 واں اُردو مجموعۂ نعت

عنایتِ نعت

راجا رشید محمود
مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور
صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

قدمینِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء)
کی طرف سے طلوع ہوتے ہوئے سورج
کی عقیدتوں کے نام

الطاف

۴۷۔	جا کر سب کو یا سب سے چھپا کر تو دیکھ سرورِ عالم ﷺ کیا کر	۷۳
۴۸۔	آج اوجِ مدحتِ مرسل ﷺ چاہیے اور صلہ اس کا نہیں کل چاہیے	۷۵
۴۹۔	رب کے ہیں محبوب بھی آقا تو ہیں مختار بھی محمد صادق بھی ہیں وہ کاشفِ اسرار بھی	۷۷
۵۰۔	تعلق اپنا جو ہے وہ کبھی نہ تھا محدود خطا نہ میری نہ سرکار ﷺ کی عطا محدود	۷۹
۵۱۔	لن کی تحقیق میں پرکھو تو ابھرا یہ رویہ کیسا ہے آنکھوں میں کلامِ خالق ہے ہونٹوں پہ ثنائے آقا ﷺ ہے	۸۱
۵۲۔	نہ جاہ و حشمت و شوکت نہ سیم و زر سے ملتا ہے سکونِ قلب و روح و جاں وہ سرور ﷺ سے ملتا ہے	۸۳
۵۳۔	سرورِ کل ﷺ نے دلایا ہم کو احساسِ عمل پیش کرنے کے لیے محشر میں ہو راہِ عمل	۸۵

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

انجام حمد گو کا ہے عافیت سراپا
یہ سود ہے سراسر یہ منفعت سراپا

پائی فلاح اُس نے رب کی اماں میں آیا
ہے اپنی معصیت پر جو معذرت سراپا

اسرا کی رات رب نے محبوب ﷺ کو بلایا
قصرِ دنا میں دونوں تھے محویت سراپا

مالک! یہ دیں تجدد کی دستبرد میں ہے
کچھ ہو چلے ہیں بندے لادینیت سراپا

ربِ کریم! اس کے چنگل سے دیں بچانا
اسلام کی ہے دشمن صیہونیت سراپا

ان کی ثنا و مدحت تقلیدِ کبریا ہے
رب نے جنھیں بنایا معصومیت سراپا

ایوانِ حمد گوئی میں آ گیا ہے جب سے
محمود بن گیا ہے معروضیت سراپا

☆☆☆☆☆

جو تھا اَلم سراسر رنج و تعب سراپا
طیبہ پہنچنے پر ہے مسرور اب سراپا

مَیں قبۂ نبی ﷺ کے یوں سامنے کھڑا ہوں
وہ سربسر رسد ہے اور مَیں طلب سراپا

قرآن کے مطابق ہر اُمتی کے حق میں
رافت ہیں اور رحمت محبوبِ رب ﷺ سراپا

شہرِ رسولِ حق ﷺ میں جس وقت پہنچے زائر
تعظیم ہو مجسم اُس پُر ادب سراپا

قربان جس پہ اِنس و جن و مَلک ہوئے ہیں
ہستی نے مصطفیٰ ﷺ کی پایا عجب سراپا

شاعر صحابہؓ ان کو ہر روز دیکھتے تھے
لیکن لکھا انھوں نے سرور ﷺ کا کب سراپا

محمودؔ کی یہ حالت ہے نعت کے عمل میں
جب تھا نیاز یکسر ہے عجز اب سراپا

☆☆☆☆☆

نورِ خدائے برحق ہیں مصطفیٰ ﷺ سراپا
سایہ کہاں سے آئے جب ہیں ضیا سراپا

ہر قولِ مصطفائی ﷺ کا، فرمان ہے خدا کا
اللہ کی رضا ہے اُن کی رضا سراپا

اِس واسطے لبوں پر اصحابؓ کی ثنا ہے
اک ایک کی نظر میں آقا ﷺ کا تھا سراپا

صورت یہ مستقل ہے اک ربطِ باہمی کی
میں ہوں خطا سراپا، آقا ﷺ عطا سراپا

جب قبۂ نبی ﷺ پر پہلی نظر پڑی تھی
سر کی خبر کسے تھی، میں تھا جھکا سراپا

شہرِ نبی ﷺ میں مدفن کی ہے اِس بنا پہ خواہش
طیبہ کی جو قضا ہے، وہ ہے بقا سراپا

بھیک اس سے روشنی کی مانگی ہے قدسیوں نے
طیبہ کی گردِ رہ سے جس کا اَٹا سراپا

امت نبی ﷺ کے طالب عاصی ہیں سر سے پا تک
دریوزہ گر ہیں اُن کے سب پارسا سراپا
شوکت پروۂ محشر یہ ہے درود خواں کی
پیکر ہے کرّوفر کا اور طنطنہ سراپا
اس پر بھی دستِ شفقت سرکار ﷺ پھیرتے ہیں
پُتلا جو ہو خطا کا جو ہو بُرا سراپا
یہ واقعہ ہے شاعر اصحابِ مصطفیٰ ﷺ نے
لکّھا نہیں ہے اپنے سرکار ﷺ کا سراپا
سب اُمتی نبی ﷺ کے بن جائیں بھائی بھائی
ہوں سربسر محبت مہر و وفا سراپا
سب حسیات اس کی دائم رہی ہیں ناعت
محمود کا رہا ہے محوِ ثنا سراپا

☆☆☆☆☆

پہلے تو تھا رنجیدہ و غم گین سراپا
پہنچا ہوں مدینے تو ہوں تسکین سراپا
مثل اُس کا نظیر اُس کی تو ممکن ہی کہاں تھی
خود رب نے تراشا جو خوش آئین سراپا
کیسا ہو یہ خود آپ سے پوچھا گیا پہلے
آقا ﷺ کا بنا یوں سر تعیین سراپا
تخلیقِ عوالم کی ہے توجیہ تو یہ ہے
سرور ﷺ کا ہوا باعثِ تکوین سراپا
محبوبِ خدا ﷺ اس سے بہت پہلے نبی تھے
پھر بعد میں آدم کا بنا طین سراپا
واحد اسی ہستی کو ہوئی رویتِ باری
حق ہے کہ پیمبر ﷺ کا ہے حق بین سراپا
خود آپ عمل کرتے تھے فرمانے سے پہلے
کردار ہے سرکار ﷺ کا تلقین سراپا

دنیا کی دل آویزی کو سرکار ﷺ کا گنبد
ہے باعث آرائش و تزئین سراپا
جو رتبۂ سرکار ﷺ سے کم لفظ کہیں گے
ایسوں کے لیے میں تو ہوں توہین سراپا
محمودؔ جو تھی نعت نبی ﷺ میں نے کہی تھی
سب حور و ملک بن گئے تحسین سراپا

☆☆☆☆☆

گنبدِ طیبہ سے میرے چہرے کو تابندہ کیا
پیار کی اقلیم کا یوں رب نے باشندہ کیا
زندگی جاوداں زندوں کو فرما دی عطا
مُردوں کو میرے نبیؐ پاک ﷺ نے زندہ کیا
دیکھ کر ربط دلی میرا درود و نعت سے
الفتِ آقا ﷺ میں رب نے مجھ کو پائندہ کیا
روشنیٔ لطف و اکرامِ رسولِ پاک ﷺ نے
رکلکِ قسمت کی سیاہی کو درخشندہ کیا
یُوں تنوّع ہے مرے مجموعہ ہائے نعت میں
میں رہا جوئیندہ تو خالق نے یابندہ کیا
نعت کے دیوان سارے میں نے آگے رکھ دیے
جب فرشتوں نے عمل نامے سے شرمندہ کیا
حال ہے جس جس کا بھی روشن درودِ پاک سے
اس نے گویا انتظامِ حُسنِ آئندہ کیا
رب کا یہ اس کے لیے اعلیٰ تریں اعزاز ہے
نعت کا محمودؔ کو ادنیٰ سا کارندہ کیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ سرور ﷺ کے استصواب میں اربابِ فکر
پوچھیں ۔ پائیں خود کو استعجاب میں اربابِ فکر
باہمی ربط و پیمبر ﷺ کا تعلق جان کر
اک تشنج پائیں گے اعصاب میں اربابِ فکر
جو پڑا زیرِ اثر سرکار ﷺ کی انگشت کے
ڈھونڈ لیں گے وہ نشاں مہتاب میں اربابِ فکر
سوچ کر معراجِ سرکارِ جہاں ﷺ کے باب میں
غرق ہیں حیرت کی جُوئے آب میں اربابِ فکر
یاد کرتے ہی ریاضِ جنتِ سرکار ﷺ کو
جنتِ رضواں کو پائیں خواب میں اربابِ فکر
پا نہیں سکتے حقیقت سرورِ کونین ﷺ کی
عقل دوڑاتے ہیں گو اس باب میں اربابِ فکر
رب نے جو محمودؐ بخشے ہیں حبیبِ پاکؐ کو
غور فرمائیں انھی القاب میں اربابِ فکر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھتا ہوں محبّانِ رسولِ حق ﷺ کو جب اچھا
سرِ محشر میں چاہیں گے نہ کیوں محبوبِ رب ﷺ اچھا
سب اجدادِ کرام اُن کے تھے قائم دینِ حقّہ پر
مرے سرکار والا ﷺ کا حسب اچھا نسب اچھا
حبیبِ پاک ﷺ کو اپنے بنی آدم کے محسن کو
دیا مزمّل و یٰسٓ کا رب نے لقب اچھا
درودِ پاک پڑھنے والوں کا دیکھا جُونہی حلقہ
رپورٹ آقا کو جبریلِ امیںؑ نے دی کہ "سب اچھا"
رسولِ پاک ﷺ کے مولود اور معراج پر خوش ہو
ربیعُ الاوّل سرکار ﷺ اچھا ہے رجب اچھا
کریم آقا ﷺ جسے دیکھیں تو فرمائیں کرم مجھ پر
طرب کی عشرتوں سے مجھ کو وہ رنج و تعب اچھا
خدا کا نام لینا، اتباعِ مصطفیٰ ﷺ کرنا
بنا ہے مغفرت کا، رستگاری کا سبب اچھا

دیکھا جو سے "بوصیری" خوش بخت پر کرم
ہر نعت گو کے لب پہ ہے چادر کی گفتگو

بادِ نسیم شہرِ پیمبر ﷺ جو مل گئی
پھر کیا ضرور ہے کہ ہو صرصر کی گفتگو

شب کو ہوئی جو چاند اور گنبد کے درمیاں
سن لی رفیق خاں نے وہ منظر کی گفتگو

محمود کائنات کی ہر چیز نے سنی
یارب [illegible] ﷺ سے [illegible] گفتگو
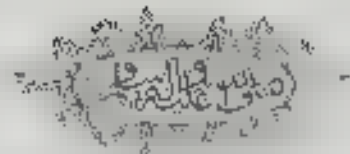
☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] پیمبر [illegible] رحمت سرور ﷺ وسیع
[illegible] دامن بھی [illegible] سے لطف کا [illegible] وسیع

[illegible] ﷺ کا خوب نعمت دیکھ [illegible] وسیع
عرضیوں کا اپنی بھی ہوتا گیا محضر وسیع

[illegible]
[illegible] میں سرکار ﷺ کی چادر وسیع

[illegible] آقا ﷺ زیادہ کس سے [illegible] ہے
گو بہت میری خطاؤں کا ہُوا دفتر وسیع

وسعت اُس کی گھیر لیتی ہے مرے جذبات کو
قبۂ خضرا کا ہے نظروں میں ہر منظر وسیع

جب پیمبر ﷺ کی شفاعت کی عنایت ہو گئی
فردِ عذابِ سیہ رہتی مری کیونکر وسیع

میری خوش بختی ہے یہ محمود میں نے پا لیا
لطف و اکرام و عطائے صاحبِ کوثر وسیع

☆☆☆☆☆
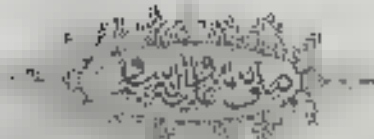
دے اگر اے دوست! تجھ کو بھی خدا علم و شعور

کام میں لا جستجوئے مصطفیٰ ﷺ علم و شعور

جانبِ مصطفیٰ ﷺ سے دور لے جائے گی دور

گر ہے در ... کا ربِ اوّل علم و شعور

دیکھ تخلیقِ دوعالم سرورِ کونین ﷺ ہیں

اس نتیجے پر تمہیں پہنچائے گا علم و شعور

سیرتِ سرکارِ والا ﷺ سے ہے متاثر جب سے

میں سمجھتا ہوں کہ ہے رب کی عطا علم و شعور

میں سوا کعبہ و طیبہ کے کہیں جاتا نہیں

اتنا تو رکھتا ہوں مالک کا دیا علم و شعور

جو درِ آقا ﷺ پہ آئے گا اُس کو خوش

دے گا ہر بندے کو وہ ذہنِ رسا علم و شعور

مانگ لے محمود خالق سے بہ عجز و انکسار

راہِ محبوبِ خدا سے آپ ﷺ کا علم و شعور

٭٭٭

مدینہ طیبہ طابہ امینِ جانِ رحمت ہے

کی خاطر مرے خدا نے پہ اس خطے کی مدحت ہے

سبب اس کا جدا جانے ولیکن یہ حقیقت ہے

کہ مثلِ کعبہ ربّ جہاں طیبہ کی حرمت ہے

بقیعِ پاک میں قدمینِ سرور ﷺ کی یہ برکت ہے

کہ اُس جا دفن ہونا رستگاری کی ضمانت ہے

حقیقت یہ حدیثِ سرورِ کُل میں روایت ہے

کہ یومِ الدّین تک اس ارض پر ایماں سلامت ہے

وہاں ہے رنج و کُلفت اس طرف امن و سکینت ہے

"یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنّت ہے"

کریں تحت الثّریٰ کا اور ثُریّا کا تقابُل کیا

"یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنّت ہے"

نہ کیوں مفہوم "بُعْدُ الْمَشْرِقَیْن" آتا سمجھ آخر

"یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنّت ہے"
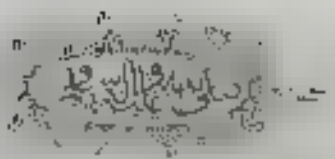
سب [illegible] نے [illegible] لیلۃ الاسرا [illegible] انکسار

محبوب پہ ہے [illegible] افق پہ انکسار

[illegible] نا [illegible] آنا [illegible] مستقیم پہ

[illegible] محمد ﷺ [illegible] نا پہ انکسار

چوکھٹ پہ مصطفی ﷺ کی مجھے عجز سے ملا

قسمت وہ میں نے دیکھی تو دیکھا پہ انکسار

آقا ﷺ! نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چھپا ہوا

در پہ کھڑا ہے آپ کے منگتا پہ انکسار

شہر مدینہ کو جو چلا [illegible] ہو

[illegible] ہو [illegible] پہ انکسار

برکات [illegible] خدائے کریم نے

مجھ کو دے دیا جو "نعت" کا اجرا پہ انکسار

آقا ﷺ کے در پہ سر تھے سبھی کے جھکے ہوئے

محمود ہی نہ تھا کھڑا تنہا پہ انکسار

☆☆☆☆☆

پڑھتے جو ہیں درود مسلسل پہ اہتمام ۱۲
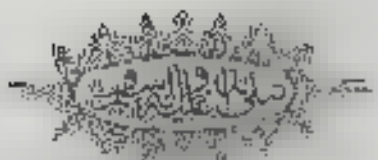
بڑھتے ہیں رب کا اس طرح عرفاں پہ اہتمام

توقیر مصطفی ﷺ کا ضروری ہے [illegible]

جاری کیا خدا نے یہ فرماں پہ اہتمام

جیسے نبی ﷺ کو رب نے بلایا تھا عرش پر

ایسا کیا کسی کا بھی مہماں پہ اہتمام؟

آقا ﷺ کی جب نگاہِ کرم اُس پہ پڑ گئی

حرفِ غلط تھی دفترِ عصیاں پہ اہتمام

شہرِ نبی ﷺ میں اُن کے قدم کی طرف سے ہے

دیکھو طلوعِ مہرِ درخشاں پہ اہتمام

پیشِ نظر ہو سیرتِ محبوبِ کبریا ﷺ ۱۰

محفوظ اس طرح سے ہو ایماں پہ اہتمام

پائیں گے جب اشارہ نبی ﷺ سے بروزِ حشر

ہم سے قلندر آئیں گے رقصاں پہ اہتمام

پیش سرور ﷺ یہ نہیں ہے مختصر کی اُمنگ
مصطفیٰ قدموں پہ لایا ہوں اندر کی اُمنگ

جب بھی قرآں مُبیں کو دیکھتا ہوں پیار سے
میرے دل میں جاگتی ہے ذکرِ سرور ﷺ کی اُمنگ

وہ سر ان ﷺ کی قدم بوسی سے کرتا ہے شروع
دیکھیے بنتے ہو اُبھرتے شاہِ خاور کی اُمنگ

باجِ رضواں کو ضرورت ہی نہیں اُس شخص کی
جس کی قسمت میں رہ ہو سرکار ﷺ کے در کی اُمنگ

موت یوں آئے کہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ ہونٹوں پہ ہو
ہے تمنا یہ مری، اور میرے گھر بھر کی اُمنگ

اپنے آقا ﷺ سے الگ سے عرض یوں کرتا نہیں
پیش ہو جاتی ہے نعتوں میں سخنور کی اُمنگ

وہ لعینِ دینِ نبی ﷺ محمود سمجھا ہی نہیں
جس کے دل میں جاگزیں ہے مال کی، زر کی اُمنگ

☆☆☆☆☆

یہ بات محمود خوش بیاں نے سنو جو ہے دُور ہر گماں سے
طلب کرو ربِّ این و آں سے تو پاؤ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے

یہ مصرع تیر عزیزِ حق گو ہے حق جو نکلا تری زباں سے
"ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے"

نگاہ پائی ہے گر تو دیکھو لکھا ہوا عرش پہ یہ پڑھ لو
"ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے"

تمھیں تمنا کوئی سی بھی ہو یہیں سے مانگو یہیں سے پاؤ
"ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے"

چلے بلانے پہ وقتِ اسرا دنا کی جانب حضور ﷺ تنہا
فقط خدا نے جہاں نے دیکھا، گزر گئے وہ زماں مکاں سے

یہ ساری عظمت ہے مصطفیٰ کی، خدا نے ہر شے انھیں عطا کی
زباں ہے اُن کی زباں خدا کی، نشاں یہ ملتا ہے بے نشاں سے

جو جانا چاہے سُوئے جہنم کریں گے سب اس کا خیر مقدم
نکالے ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ اگر تشہد سے اور اذاں سے

یہ سبز قبہ قرارِ دل ہے مسافرِ رحمت سے متصل ہے
پھر یہ ایک مستقل ہے کہ جس کو خدشہ نہیں غروب سے
بروزِ محشر تھی جو میزان تھے اس پہ تختوں کے میرے دیوں
"سب ہیچ تیرا محمد بتاں" تو یہ رضوں نے کی جناب سے
ہر میں سمت موجود تھا تو تب ہر صورت خدا تھا
جو عرض میں کرنا چاہتا تھا نکل نہ پائی مری زباں سے
در پہ محمود مصطفی ﷺ کا بڑیہ جاتا ہوں ایسے طیبہ
کہ جب زیارت کا ذکر مانگا تو میں نوازا گیا ہوں "ہاں" سے
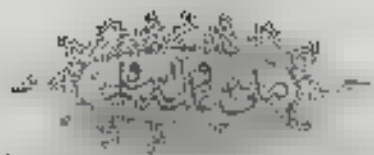
☆☆☆☆☆☆

دنیا میں نظر آتا نہیں کوئی کہیں بھی
تکریم کے قابل ہو جو آقا ﷺ کے علاوہ
معراج میں یہ کوئی سرِ عرشِ بریں تھا؟
سرکار ﷺ نے اور خالقِ یکتا کے علاوہ
وہ صرف صحابہ ہی تھے جو خوش بخت جنہوں نے
دیکھا ہو مرے سرکار ﷺ کو رؤیا کے علاوہ
پہنچیں گے جو محشر میں تو دیکھو گے نہ کوئی
شافع نہیں سرکارِ مدینہ ﷺ کے علاوہ
قرآن پڑھا ہم نے تو پائی ہی نہیں ہے
خالق کی رضا آپ ﷺ کے منشا کے علاوہ
ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت میں جو جاں دے
ہے اور کوئی آپ ﷺ کے شیدا کے علاوہ؟
بھایا نہیں محمود ہم اپنوں کو جہاں میں
جو شہر بھی تھا طیبہ و مکہ کے علاوہ

☆☆☆☆☆☆

سوگند کبریا میں "لَعَمْرُکَ" ہے اس لیے
اللہ کو عزیز ہے جانِ مصطفیٰ ﷺ

اس کا ملائکہ میں بہت احترام ہے
جس دل میں پایا جاتا ہو ارمانِ مصطفیٰ ﷺ

فی الحال تو قیاس کے بل پر ہیں نعت گو
معلوم ہو گی حشر سے شانِ مصطفیٰ ﷺ

کیسے نہ ہو گا فائدہ کامِ مُفلساں
"ہے وقفِ عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

یہ زیرِ بارِ منّتِ سرور ﷺ ہے یوں کہ ہے
محمود کا وجود بھی احسانِ مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم
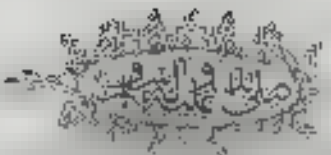
ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور ﷺ سے
ہے فتح بابِ رازِ حقیقت حضور ﷺ سے

منسوب ہے جو دانش و حکمت حضور ﷺ سے
مشہور ہے صداقت امانت حضور ﷺ سے

صحابؓ کو ملی ہے جو قُربت حضور ﷺ سے
ہے آل کو نصیب قرابت حضور ﷺ سے

ہر پاک شے حلال ہے ناپاک شے حرام
یہ ہے تمیزِ حِلّت و حُرمت حضور ﷺ سے

افراد سارے عالمِ انسانیت کے ہیں
حلم و حیا و عفّت و عصمت حضور ﷺ سے

جنّت مرے حضور ﷺ کے قدموں کی دُھول ہے
جس نے بھی پائی پائی ہے جنت حضور ﷺ سے

سرمایہ دار ہم سا جہاں میں نہیں کوئی
ایماں کی ملی ہمیں دولت حضور ﷺ سے

خوش ہو نہ کیا ہے حبیبِ غفور ﷺ سے
سجدہ حضورِ حق ہو سرِ پُر غرور سے

سرکار ﷺ امکاں ہو جیسے تو کلیمِ حق
حسرت سے تک رہے تھے سرِ کوہِ طور سے

قربت نبی ﷺ کی چاہیے تو دوری مستقل
غیبت سے اور حسد سے ہو اور کذب و زور سے

ہوتا ہے پیش سرورِ کل ﷺ ہدیۂ درود
جن و ملک سے انس و وحوش و طیور سے

جو جنت البقیع میں آسودہ ہیں انہیں
کیا واسطہ سماعتِ آوازِ صُور سے

روئے رسولِ حق ﷺ کی کریں گے زیارتیں
وابستہ ہیں یہ حسرتیں یوم النشور سے

محمود آئے تو وہ سب بشر میں ہیں
لیکن ہوئے ہیں خلقِ نبی ﷺ رب کے نور سے

☆☆☆☆☆
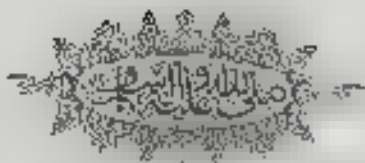
مانگو جو تم سیاحتِ جنت حضور ﷺ سے
مل جائے گی ریاستِ جنت حضور ﷺ سے

یہ ہیں کرم نمائیاں لطفِ حضور ﷺ کی
لطف ہوئی لطافتِ جنت حضور ﷺ سے

طاعت جب ان کی طاعتِ ربِ جلیل ہے
ہو گی الاٹ عمارتِ جنت حضور ﷺ سے

عشرہ مبشرہ کو عقیدت کے سو سلام
جن کو ملی بشارتِ جنت حضور ﷺ سے

جیسے ہے عام خوانِ کرم آپ ﷺ کا یہاں
ہو گی یونہی ضیافتِ جنت حضور ﷺ سے

عامل جو ہے درودِ رسولِ کریم ﷺ کا
وہ پائے گا اجازتِ جنت حضور ﷺ سے

محمود ذہنِ طیبۂ سرکار ﷺ کے طفیل
پاؤں گا میں ضمانتِ جنت حضور ﷺ سے

☆☆☆☆☆
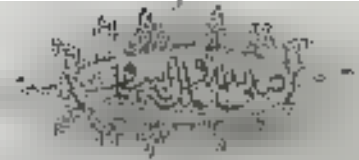
دفن کو جس سے ملے طیبہ ہے بعد از قبضِ روح
وہ بھی جنت ٹھیوں سے اچھا ہے بعد از قبضِ روح

شاد ہیں جن کی گنہگاری سے بھی محبوبِ خدا ﷺ
جو بقیعِ پاک میں رہتا ہے بعد از قبضِ روح

سنت و تقلیدِ سرکارِ جہاں ﷺ جس نے نہ کی
وہ ذلیل و خوار ہے رسوا ہے بعد از قبضِ روح

نام قبل از قبضِ روح آقا ﷺ کا لیتا رہ سدا
مغفرت کا تو اگر جویا ہے بعد از قبضِ روح

کبریا محبوبِ سرور ﷺ ہے کہ یہ محبوبِ رب
ایسے ہر اک راز کا افشا ہے بعد از قبضِ روح

قرب ان کا پائے گا ان کا محب فردوس میں
وعدہ سرکار ﷺ کا ایسا ہے بعد از قبضِ روح

روز و شب محمودؔ پڑھتا ہے درودِ پاک تو
خوفِ قبر و حشر کا بے جا ہے بعد از قبضِ روح
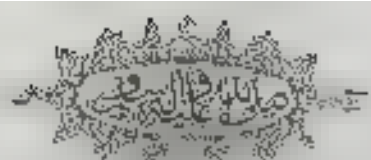
☆☆☆☆☆

کیا تحفظِ حرمتِ سرکار ﷺ کا تھا بے غرض!
غازی علم الدینؒ کا تھا جینا مرنا بے غرض

جس کو دیکھا مانگتا پایا درِ سرکار ﷺ پر
اُس جگہ پایا نہیں کوئی بھی بندہ بے غرض

سب کی ہوتی ہے پوری ہر غرض اُس جا مری
کیسے کہہ سکتا ہوں میں جاتا ہوں طیبہ بے غرض

خالقِ ہر این و آں یا سرورِ کُل ﷺ نے تو
کون کرتا ہے کسی غم کا مداوا بے غرض

جو کسی مطلب برآری کے نہ ہوں زیرِ اثر
نعت کے خدّام سے ہے میرا ناتا بے غرض

کیا علاقہ حبِّ جاہ و منفعت سے نعت کا
اس میں سب لوگوں کو ہونا چاہیے تھا بے غرض

جس کے دل میں خواہشِ جنت پہنچتی ہی نہیں
زائرِ طیبہ تو ہے محمودؔ ایسا بے غرض

☆☆☆☆☆

جو بھی اُن کا نام پکارے
اس کے ناصر نبی ﷺ ہمارے
رزق نبی ﷺ دیتے ہیں سہار
ہوتی ہے بنیاد سہارے
مکہ پہنچیں طیبہ جائیں
سب رنج و اندوہ کے مارے
رب سے سب کی بخشش مانگیں
اُمتی اُن ﷺ کو پیارے سارے
آئے لے کر نور خدا کا
دُور کیے ہیں سب اندھیارے
ذکر اُن کا تم کرتے رہنا
تھے حسنینؓ نبی ﷺ کو پیارے
گھر والے ہیں جیسے کشتی
اور اُن کے اصحابؓ ستارے

یہ محشر میں واضح ہو گا
سب کے ہیں سرکار ﷺ ہمارے
لے کر آیا ہوں طیبہ سے
آنکھوں میں روضے کے نظارے
میرے آقا ﷺ کے بندوں کو
کرتا ہے رضوان اشارے
جاتا ہوں میں شہر آقا ﷺ کے
"نعت" کے لے کر ساتھ شمارے
پوچھتے ہو محمودؔ سے تم کیا
دن کیسے طیبہ میں گزارے

☆☆☆☆☆

"اَوْ اَدْنٰی" کی قربت پہ ہو
شوق جب سب صورت پہ ہو
کوئی کیا اس راز کو سمجھے
جب جلوت بھی خلوت پہ ہو
سو ایمان نبی ﷺ پہ پختہ
اور اصحابؓ و عترتؑ پہ ہو
نعت کو حرزِ جاں جو کرے
وہ بھی رفعت کی چھت پہ ہو
یہ تلقین پیمبر ﷺ کی ہے
جو وقار ہو حرمت پہ ہو
دل میں آقا ﷺ کیونکر نہ بسیں
آنکھ جو تیری دولت پہ ہو
کیا رہ کے محمود کوئی
نکلا ہوا جب مدحت پہ ہو

☆☆☆☆☆

جابجا ہیں طیبۂ اقدس میں انوارِ خدا
شہرِ سرور ﷺ ہے تجلّی گاہِ اسرارِ خدا
رہنمائی آیۂ "مَا یَنْطِقُ" سے مل گئی
ہے بیانِ سرورِ کونین ﷺ گفتارِ خدا
جو صحابہؓ نے روایت کی رسولِ پاک ﷺ کی
"مَنْ رَاٰنِیْ" نے کہا ہے وہ ہے دیدارِ خدا
اُن کی قسمت کھل گئی اُن کا مقدر بن گیا
ہیں اصحابِ حرمتِ سرکار ﷺ احرارِ خدا
کیوں نہ تشبیہ یک ہی دم میں دونوں سے کروں
ہے پیمبر ﷺ کی سخاوت لطفِ آثارِ خدا
دیکھنے والی نظر کوئی جو ہو تو دیکھ لے
مسجدِ سرکار ﷺ میں کھلتا ہے دربارِ خدا
جب قریبِ مقامِ محمود پہنچے مصطفیٰ ﷺ
"اُدْنُ مِنِّیْ" کا تھا آوازہ بہ اصرارِ خدا

☆☆☆☆☆

سب انبیاء پاک ہیں مندوب کبریا
لیکن مرے حضور ﷺ ہیں محبوب کبریا

بدبخت جو نگاہِ پیمبر ﷺ سے گر گیا
بے شبہ ہو گیا ہے وہ معتوب کبریا

تخلیق پہلی خالقِ عالم کی ہیں نبی ﷺ
پہلی جو نعت ہے وہ ہے منسوب کبریا

ثابت ہے یہ کلامِ خدائے مجید سے
وردِ درود پاک ہے مرغوب کبریا

جس نے درود پاک پڑھا کم جہان میں
ہو گا بروزِ حشر وہ محبوب کبریا

وعدہ ہے رب کا اپنے حبیب حبیب ﷺ سے
اُمت نہ ہو گی آپ کی مغضوب کبریا

بندہ مگر محاظ کہاں اس کا رکھ سکے
معیارِ نعت ہے تو ہے اسلوب کبریا

محمود اُن کی جان کی کھائے قسم خدا
عظمت نبی ﷺ کی یوں بھی ہے مکتوب کبریا
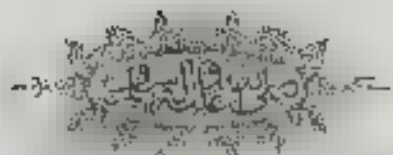
☆☆☆☆☆

وہ ﷺ نبی آخری ہیں رسول آخری
مجھ سے سرکارِ والا ﷺ کی ہے ہمسری

چھو جو لیں برسا سحابِ عطائے نبی ﷺ
اشک کی شکل میں جب ندامت ہی

اور کوئی سوائے محمد ﷺ نہ تھی
وہ جو اقصیٰ میں تھی شخصیت مرکزی

ذکرِ محبوب رب ﷺ سے مجھے بخش دی
روشنی تازگی آگہی آشتی

حاضری جب درِ مصطفیٰ ﷺ پر ہوئی
آنکھ اٹھانے نہ دیتی تھی شرمندگی

ماحصل ہے حیات ادب کا یہی
شاعری ہے تو بس نعت کی شاعری

ہے وہ محمود تعلیم سرکار ﷺ کی
آدمی جس سے بن پایا ہے آدمی

کیوں شہِ مصطفیٰ ﷺ کو حیات بخش کہوں
ہے وہاں قضا بھی تو اُس کو بقا کہوں

قرآن کی آیتوں کے تناظر میں آپ ﷺ کو
محبوبِ کبریا نہ کہوں میں تو کیا کہوں

سیکھا یہی ہے میں نے احادیثِ پاک سے
لوں نام اُن ﷺ کا پہلے صلِّ علیٰ کہوں

حمدِ خدا میں [illegible] نبی ﷺ
نعتِ رسولِ پاک ﷺ میں حق کی ثنا کہوں

محبوبِ کبریا ﷺ کی ہے لازم متابعت
اپنے کو میں غلام اگر آپ کا کہوں

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو جاں اپنی وار دے
اُس کے عمل کو سرورِ کل ﷺ سے وفا کہوں

مہرِ نبوت سے انھوں نے جو لی ضیا
"اُن کو شبِ الست کا بدرُ الدجیٰ کہوں"

محمود ٹھان لی ہے یہ دل میں کہ تا ابد
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ہو لکھوں میں یا کہوں

☆☆☆☆☆

"صَلِّ عَلٰی النَّبِی" جو زباں سے سدا کہوں
گویا میں حرفِ دافعِ رنج و بلا کہوں

دیکھوں نبی ﷺ کو منزلِ قوسین پر تو پھر
حق بیں، حق آشنا بھی کہوں، حق نما کہوں

کعبہ کو مانتا ہوں میں قبلہ، مگر اسے
حکمِ خدا کہوں کہ نبی ﷺ کی رضا کہوں

نادم میں کیوں رہوں نہ اس تشبیہِ خام پر
خاکِ درِ حضور ﷺ کو گر کیمیا کہوں

ہوں بند ہونٹ اور نظر التجا کرے
اُن ﷺ کے حضور جو بھی کہوں بے صدا کہوں

اپنی انا کو تج کے جو ذکرِ نبی ﷺ کرے
کیوں میں نہ ہر لحاظ سے اُس کو بڑا کہوں

محمود جب یہاں بھی سہارا نبی ﷺ کا ہے
عقبیٰ کا بھی انھی کو نہ کیوں آسرا کہوں

☆☆☆☆☆

[illegible] مدحت محبوب خدا ﷺ ہوں

کیوں نعت سرا اُن کا نہ ہر صبح و مسا ہوں

میں آج نہ کیوں اپنے مقدر کو سراہوں

قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں

[illegible] نہ دماغ اپنا سرِ عرش بریں ہو

"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

نادان! تجھے کیا رحم نہیں آئے گا اب بھی؟

"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

[illegible] قبلے کی تحویل کا [illegible] ہو ہے

خالق نے کہا ہے کہ میں راضی برضا ہوں

ہر میر سفر گویا خضر ہی کے لیے ہے

جب گھر سے چلا ہوں تو مدینے کو گیا ہوں

خوشبو ہے نبی جس کی فضاؤں میں نبی ﷺ کی

مرنا نہیں کسی کوچہ و بازار میں چاہوں

درکار ہے سرکار ﷺ کی رحمت کا سہارا

میں آج ستم دیدۂ ارباب جفا ہوں

پیکر ہیں نبی ﷺ عفو و کرم لطف و عطا کے

کیا خوف جو میں عادیِ عصیان و خطا ہوں

رخ جس کا [illegible] پیمبر ﷺ کو رہا ہے

الفت کی! عقیدت کی میں اک ایسی صدا ہوں

ویسے تو جھکایا نہیں سر میں نے کہیں پہ

[illegible] آقا ﷺ کے جھکتے ہی ولیکن میں جھکا ہوں

میں ہیچ میرز ہیچ مداں علم سے کورا

جیسا بھی ہوں مداحِ سرور ﷺ میں رہا ہوں

محمود مرے اوج مقدر کو تو دیکھو

آقا ﷺ کے گداؤں کے گداؤں کا گدا ہوں

☆☆☆☆☆

اس راستے میں کوئی بھی اڑچن نہ سد ملی
طیبہ میں داخلے کی ہمیں یوں سند ملی

"ما ینطق" کی آیۂ قرآنِ پاک سے
جو بات بھی نبی ﷺ کی تھی، وہ مستند ملی

کیسے "ڈپازٹ" اس میں کریں نہ ہم درود
جب خلد کے حساب میں اسکی بھی مد ملی

اس کو کرم نہ اُس کا کہوں میں تو کیا کہوں
ہم کو ملی بہشت تو بے رد و کد ملی

شہرِ نبی ﷺ میں پایا عجب ہم نے سلسلہ
جتنی طلب تھی، اُس سے زیادہ رسد ملی

اندر جونہی محبِ نبی ﷺ نے قدم رکھا
ہر کوچۂ خلد اُس کو کھڑکی مزید ملی

یہ سب ہے مدحتِ رسولِ پاک ﷺ
ورثے میں اک یہی تو رہِ آب و جد ملی

☆☆☆☆☆
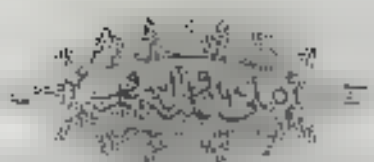
نامِ نبی ﷺ جپو گے تو دھل جائیں گے سارے گرد
کافور پاؤ گے غم و اندوہ و رنج و درد

آباء بھی تھے تو میں بھی ہوں مداحِ مصطفیٰ ﷺ
ورد بھی ہے میری ماں کی رہ کی نوَرد

گر ہے سفر جو سوئے مدینہ کوئی ہوا
فی الفور میرے سینے سے نکلی ہے آہِ سرد

اُس جیسا دلنشین و دلآویز کون ہے
چہرے پہ جس کے پڑ گئی شہرِ نبی ﷺ کی گرد

پامردیوں شجاعتوں کی انتہا ہے یہ
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا محافظ ہے شیر مرد

دل کا علاج گنبدِ خضریٰ کی دید ہے
تکثیرِ معصیت نے کیا رنگ جس کا زرد

جس وقت حلقہ ہو نبی ﷺ کے ذکر کا
اظہارِ عاجزی میں ہے محمود منفرد

☆☆☆☆☆

بندگی مل چکی ذکر نبی ﷺ کو
کہے گا کیا کوئی رتبہ بڑھا کر
سبق یہ تیرے آقا ﷺ نے دیا ہے
ہر اک بندے کا ہر پل تو بھلا کر
وہ بندہ سرفرازی پائے گا جو
درِ آقا ﷺ پہ پہنچا سر جھکا کر
جِلا پائے گی روح و جان تیری
نعوتِ رحمتِ عالم ﷺ پڑھا کر
قبولیت کا پروانہ ملے گا
پیمبر ﷺ کی طرف دستِ دعا کر
مدینے جاؤں میں روزانہ محمودؔ
جو لے جائے ہُوا مجھ کو اُڑا کر

☆☆☆☆☆

آج ادبِ مدحِ مرسل ﷺ چاہیے
وردِ صبح س کا ہمیں کل چاہیے
تو درودِ پاک سے غافل نہ ہو
یہ وظیفہ سب پہ ہر پل چاہیے
حبِ مذہب سے عصبیت سے بچا سنت
الفتِ آقا ﷺ کی مشعل چاہیے
انتخابِ دُرِ سرور ﷺ کے لیے
قلب کا شیشہ بھی صیقل چاہیے
نعت کہتا ہوں کہ محشر میں مجھے
خلعتِ رحمت کا فرغل چاہیے
اعتراض آقا ﷺ پہ کرنے کے لیے
ذہن اور حس مختل چاہیے
ہجرِ طیبہ میں ہوں آنکھیں آب آب
باغِ الفت کا اگر پھل چاہیے

سامنے ہیں سب کے جو [illegible]

[illegible] کو بھی نکل چاہیے

[illegible] مرتا ﷺ سے تجھے دن

نا فن پہ بھی بہت چاہیے

نام سے سرکار ﷺ کے محبوب [illegible]

مسلموں کا ایک دم حل چاہیے

رب سے ہیں محبوب بھی حق تو ہیں مختار بھی

مُخبرِ صادق بھی ہیں وہ واقفِ اسرار بھی

وصف یہ ہے خدائے پاک کے محبوب ﷺ کے
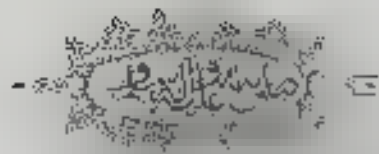
طالبِ اَلطاف بھی ہیں طالبِ دیدار بھی

لامکاں تھا قربتوں کی منزلوں کی انتہا

ایک حد تک اس کا شاہد تھا حرا کا غار بھی

اس یقیں کا مجھ کو ہوتا ہے اعادہ بار بار

نورِ شہرِ نبی ﷺ ہے اور کرم آثار بھی

رب سے بھی پوشیدہ کوئی بات کب تیری نہیں

دیکھتے ہیں تیرے ہر ہر کام کو سرکار ﷺ بھی

دیکھنے والا کوئی ہو تو دکھائی دیں اسے

شہرِ سرور ﷺ میں خدائے پاک کے انوار بھی

دہر میں کوئی نہ آقا ﷺ سا امانت دار تھا

مُعترفِ صدق و حق ﷺ کے تھے اغیار بھی

جو متبع سرور ﷺ نہ ہوا جس نے نہ محبت آپ ﷺ کی

پسے کوئی مثال ، وہ بشر بھی؟ بالفعل یہ جھوٹا سپنا ہے

جس نے پیمبر کا روضہ دیکھا ہے ان آنکھوں سے میں نے

ہر نقش منظر دنیا کا لگتا ہے کہ دھندلا دھندلا ہے

مخمور رب سے دل سے میں سرکار ﷺ کی مدحت کرتا ہوں

"یہ عمر کوئی کیا آج ملی یہ عمر پرانا قصہ ہے"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نہ جاہ و حشمت و شوکت نہ سیم و زر سے ملتا ہے

سکونِ قلب و روح و جاں درِ سرور ﷺ سے ملتا ہے

ٹٹولو تو دلوں کو ان سے استفسار کر دیکھو

تو وہ لطف و کرم نبی ﷺ اندر سے ملتا ہے

یہ سرکار ﷺ کو کیسے نہ میں وسیلۂ خدا سمجھوں

شمارہ یہ کلامِ خالقِ اکبر سے ملتا ہے

حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کے شہرِ دلکش سے

سحابِ لطف ملتا ہے تو چشمِ تر سے ملتا ہے

یہ وہ دن ہوگا جس دن از ما دید نبی ﷺ ہوگی

خوشی کا اک یہ سندیسا ہمیں محشر سے ملتا ہے

سبھوں کو یوں تو جلووں تک خدا محدود رکھتا ہے

وہ ملتا ہے تو اپنی ذات کے مظہر سے ملتا ہے

اگر پوچھو تو سن لو صاحبِ بُردۂ بوصیریؒ سے

کہ پیغامِ شفا سرکار ﷺ کی چادر سے ملتا ہے

خلیل القمی: محشر میں کڑی دھوپ بھی برفاب لگے گی
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

کاوش صدیقی: آنکھوں میں تجلی کو محمد ﷺ کی بسا کر
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

محمد محب اللہ نوری: محسوس یہ کرتا ہوں سرِ عرشِ علیٰ ہوں
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اللہ غنی! عشق و محبت کی یہ معراج
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اب اس سے فزوں اور بھی کیا ہے کہ جو مانگوں
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

ضیا نیر: کرتا ہے مقدر پہ مرے رشک زمانہ
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اب اور سہاروں کی ضرورت نہیں کوئی
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
بے مہر زمانے سے ہے کیا مجھ کو سروکار
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیا اور بڑی اس سے سعادت بھی ہے کوئی
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

بشیر رحمانی: کیا ان کی غلامی کا یہ اعزاز بھی کم ہے
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
ہر ایک کی قسمت میں کہاں اتنی بلندی

"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
میرے لیے دولت بھی حکومت بھی یہی ہے
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

حافظ محمد صادق: کیوں راس نہ آئے مجھے طیبہ کی اقامت
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
طیبہ میں سکوں اتنا مجھے حاصل ہے کہ حافظ
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
تم مجھ کو مری قبر کے گنبد میں نہ ڈھونڈو
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

راجا رشید محمود: میں آج نہ کیوں اپنے مقدر کو سراہوں
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیسے نہ دماغ اپنا سرِ عرشِ بریں ہو
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
خالق! تجھے کیا رحم نہیں آئے گا اب بھی؟
"قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

۲۔ ۲۰۰۵ء کے لیے باقی مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

۷۔جولائی "حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے" نعیم صدیقی
۴۔اگست "آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ" تابش کاشمیری
یکم ستمبر "عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا" نصیر لودھیانوی
۲۔اکتوبر "طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب" احمد رضا بریلوی
۳۔نومبر "روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے" حسرت حسین حسرت

گیارہویں "جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں" حمید صدیقی لکھنوی

متفرقات

۱۔ مدیرِ نعت ۱۵ مئی کو زیارتِ حرمین شریفین کے لیے گئے۔ ۱۶ مئی (پیر) کو پہلا عمرہ کیا۔ ۲۰ مئی (جمعہ) کو وہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور ۱۳ جون (پیر) کو رات 2 بجے کی فلائٹ سے مدینہ (نبی ﷺ) سے روانہ ہوتے ہوئے صبح دس بج کر دس منٹ پر لاہور کی علامہ اقبال بین الاقوامی ایئرپورٹ پر اترے۔

۲۔ مدینہ کریمہ میں مدیرِ نعت نے اپنے محسن احباب محمد نواز مدنی، ثناء اللہ مدنی، عبدالمجید خان مدنی، شکیل نقشبندی، تاج محمد مدنی، سید فضل الرحمٰن صاحب، عابد حسین، محمد ظفر اقبال، اصغر سلطانی وغیرہ کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

۳۔ مدیرِ نعت کے میزبانوں اظہر حسین طارق، محمد انور، محمد اعظم، ڈاکٹر محمد ارشد وغیرہ نے ان پر اپنی گرانقدر شفقتوں کی بارش کی۔

۴۔ ۲۶، ۳۰ مئی اور ۲، ۳، ۶، ۸، ۹، ۱۰ جون کو مدیرِ نعت کے اعزاز میں محافلِ نعت منعقد ہوئیں جن میں نعت خوان احباب نے ان کی نعتیں پڑھیں اور ان کا اردو اور پنجابی نعتیہ کلام ان کی زبان سے سنا گیا۔ نعت خواں حضرات نے ان کی جو نعتیں پڑھیں ان کے مطلعے یہ تھے:

ہم بھی تھے اور خدا بھی لیکن نہ تھا تعارف
سرکار ﷺ نے کرایا اللہ کا تعارف

چار سُو پھیلی ہوئی رعنائیاں
ہیں ہمارے سرکار ﷺ کی رعنائیاں

نبی ﷺ کی عطا کا کھلا راز دیکھو
یہ ہے رحمتِ حق کا انداز دیکھو

جذب میں ادب کے جو لوگ صدا دیتے ہیں

ان کو کیا کیا نہ شہِ ارض و سما ﷺ دیتے ہیں

دل میں اشتیاقِ زیارت کو بسائے رکھنا
حوصلہ اپنی امنگوں کا بڑھائے رکھنا

زاہد لگا وہ شخص مجھے پارسا لگا
مداحِ حبیبِ خدا ﷺ میں جو آ لگا

خدا نے میرے لیے خاص آگہی کر دی
نبی ﷺ کے ذکر سے منسوب ہر گھڑی کر دی

۵۔ مدیرِ نعت نے ۱۰ جون (جمعہ) کو بعد نمازِ عصر باب العوالی میں عبدالمجید خان مدنی کی بہو اور محمد انور کے بابا کے انتقال پر ایصالِ ثواب کی ایک محفل کا اہتمام کیا جس میں تلاوت اور نعتِ رسولِ کریم ﷺ کے بعد مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

۶۔ ۱۰ جون (جمعہ) کے بعد ہفتے کی رات کو مدنی احباب نے مدیرِ نعت کے لیے ایک حدیقۃ المدینۃ المنورہ میں پکنک کا اہتمام کیا۔ وہاں مطعم النور اور مطعم اللذیذ سے لائے ہوئے انواع و اقسام کے کھانوں اور مشروبات کے ساتھ لذتِ کام و دہن کا اہتمام کیا گیا۔

۷۔ مدیرِ نعت پہلی بار ۱۹۸۹ء میں زیارتِ حرمین کے لیے گئے تھے۔ اب انہیں ۱۸ ویں مرتبہ حاضری کی سعادت ملی۔ ان ۱۸ حاضریوں میں وہ سات ماہ اور دس دن مدینہ طیبہ میں رہے۔

☆☆☆☆☆

وضاحت

گزشتہ اشاعت خصوصی مئی جون ۲۰۰۵ کی مشترکہ اشاعت تھی۔ اور یہ "طرحی نعتیں حصہ ہفتم" کی حیثیت رکھتی تھی۔ قارئین محترم تصحیح فرما لیں۔

آیندہ شمارے

اگست ۲۰۰۵ — طرحی نعتیں حصہ ہشتم

ستمبر ۲۰۰۵ — مرقعِ نعت

ہدیہ تہنیت

اے رشید! اے صاحبِ بختِ رسا
مدح گوئے سرورِ کل انبیا (ﷺ)
ہو مبارک حاضری مصطفیٰ ﷺ
دل سے میرے یہ نکلتی ہے دعا
آقا ﷺ بلواتے رہیں تجھ کو سدا

لب پہ رہتی ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ
نعت ہے پہچان تیری حبذا
بار بار اس شہر میں جانا ترا
لازما ہے نعت گوئی کا صلہ
آقا ﷺ بلواتے رہیں تجھ کو سدا

ہے کرم آقا ﷺ کا تجھ پر بے بہا
تو مرے انوار کے لیتا رہا
اپنے لمحاتِ حضوری میں بتا
اپنے نوری کے لیے کی تھی دعا؟
آقا ﷺ بلواتے رہیں تجھ کو سدا!

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری
سجادہ نشین دربارِ عالیہ نوریہ، مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ
بصیر پور (ضلع اوکاڑا)

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

مُحَمَّدٍ ﷺ

وَعَلٰی اٰبَآئِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کے آباؤ عظام، آل اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود و سلام اور برکات بھیج